زکواۃ پر مبنی ٹیکس نظام برائے عدل وانصاف، معاشی ترقی اور عوامی فلاح

A Zakat-Based System for Justice, Economic Growth, and Welfare for All

Bashir Ahmad

ba.qamari@gmail.com

0302-7704371

Abstract:

This study examines the concept of a (Zakat-based tax system) as an alternative and complementary fiscal framework to modern taxation. Zakat, a compulsory financial obligation in Islam, functions not only as an act of worship but also as a structured economic mechanism aimed at ensuring social justice, equitable distribution of wealth, and economic stability.

The study highlights how a state-administered Zakat system can effectively address major economic challenges such as poverty, unemployment, and wealth concentration. By redistributing wealth to designated beneficiaries, Zakat promotes social welfare and prevents the accumulation of capital in a limited segment of society. Historical evidence from early Islamic governance demonstrates that proper implementation of Zakat significantly reduced poverty and enhanced social cohesion. The paper concludes that integrating Zakat into contemporary fiscal policy can contribute to sustainable economic development, moral accountability, and inclusive growth, particularly in Muslim-majority societies.

Keywords:

Zakat, Zakat-Based Tax System, Islamic Economics, Wealth Distribution, Social Justice.

مقدمہ:

الحمدلله الذی کفی والصلاة والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین محمد المصطفی وعلیٰ آله التقی والنقی وأصحابه البررة ۔

أما بعد:

کسی بھی معاشرے کی ترقی اور استحکام کا انحصار اس کے معاشی نظام پر ہوتا ہے۔ایک منصفانہ اور مؤثر معاشی نظام نہ صرف دولت کی پیداوار کو منظم کرتا ہے بلکہ اس کی منصفانہ تقسیم کو بھی یقینی بناتا ہے۔عصرِ حاضر میں رائج ٹیکس نظام اگرچہ ریاستی آمدن کا بڑا ذریعہ ہیں، تاہم ان سے غربت، معاشی عدم مساوات اور سماجی بے چینی جیسے مسائل پوری طرح حل نہیں ہو سکے۔بالواسطہ ٹیکسوں کا بڑھتا ہوا بوجھ کم آمدنی والے طبقے کو زیادہ متاثر کرتا ہے، جس کے نتیجے میں معاشرتی عدم توازن پیدا ہوتا ہے۔

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں، خصوصاً معاشی معاملات کے لیے واضح اور متوازن اصول فراہم کرتا ہے۔اسلامی معاشی نظام کی بنیاد عدلِ اجتماعی، مساوات اور فلاحِ عامہ پر رکھی گئی ہے، اور اس نظام میں **زکواۃ** کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔زکواۃ محض ایک انفرادی مذہبی فریضہ نہیں بلکہ ایک ایسا منظم مالیاتی نظام ہے جو دولت کی گردش، غربت کے خاتمے اور سماجی بہبود کو یقینی بناتا ہے۔

موجودہ دور میں جبکہ معاشی حالات انتہائی ناگزیر ہیں کہ عام لوگ تو عام لوگ جبکہ مخصوص طبقات کا گزر بسر بھی انتہائی مشکل ہو گیا ہے۔محترم ومکرم جناب قانت خلیل اللہ صاحب، صدر Prize Article Competition نے دو مختلف موضوعات:

1- زکواۃ پر مبنی ٹیکس نظام برائے عدل وانصاف، معاشی ترقی اور عوامی فلاح

2- سود سے پاک فل ریزرو بینکاری نظام، حکومتی قرض، خسارے اور مہنگائی کا خاتمہ

پر سکالرز کو مقالہ جات لکھنے کی دعوت دی ہے۔بندہ نے جناب کی دعوت پر درج بالا موضوعات میں سے نمبر ایک کا انتخاب کرتے ہوئے اپنا مقالہ "زکواۃ پر مبنی ٹیکس نظام برائے عدل و انصاف، معاشی ترقی اور عوامی فلاح" کو چار مختلف فصول میں بیان کرنے کی ادنیٰ سی کوشش کی ہے۔جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

فصل اول: ملک پاکستان کو درپیش معاشی مسائل

فصل دوم : زکواۃ اور اسلامی نقطہ ء نظر

فصل سوم: زکواۃ پر مبنی ٹیکس نظام اور عدل و انصاف کے قیام میں کردار

فصل چہارم : معاشی ترقی میں زکواۃ کا کردار اور عوام کا فلاحی اور سماجی تحفظ

فصل اول: ملک پاکستان کو درپیش معاشی مسائل

عام طور پر پوری دنیا کو ہمیشہ مختلف معاشی و معاشرتی مسائل و وسائل اور مشکلات کا سامنا رہا ہے۔ اور پاکستان کو خاص طور پر ہمیشہ سے بے شمار معاشی مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ معاشی مسائل کسی بھی ریاست اور معاشرے کی ترقی میں بنیادی رکاوٹ سمجھے جاتے ہیں۔ یہ مسائل صرف مالی نوعیت تک محدود نہیں بلکہ سماجی، سیاسی اور اخلاقی پہلوؤں کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ غربت، بے روز گاری، مہنگائی اور آمدن کی غیر منصفانہ تقسیم ایسے عوامل ہیں جو معاشی عدم استحکام کو جنم دیتے ہیں۔ [1]

ملک کی آبادی کا تقریباً چالیس سے پچاس فیصد حصہ انتہائی غربت کی زندگی گزار رہا ہے [2]۔ اس کی اہم وجہ ملک کے اندر مختلف معاشی مسائل ہیں۔ جیسے

غربت: غربت اس حالت کو کہتے ہیں جس میں فرد اپنی بنیادی ضروریاتِ زندگی پوری کرنے سے قاصر ہو۔ ترقی پذیر ممالک میں غربت کی بڑی وجہ وسائل کی غیر مساوی تقسیم، کم آمدنی اور روزگار کے مواقع کی کمی ہے۔ عالمی بینک کے مطابق غربت معاشرتی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ [3]

بے روز گاری: روزگار کے مواقع کی کمی انسانی وسائل کے ضیاع، غربت میں اضافے اور سماجی بے چینی کا سبب بنتی ہے۔ ماہرینِ معاشیات کے نزدیک بے روزگاری براہِ راست غربت کو بڑھاتی ہے [4]

مہنگائی: مہنگائی سے مراد اشیائے صرف کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہے۔ مہنگائی قوتِ خرید کو کم کرتی ہے اور خاص طور پر کم آمدنی والے طبقے کو شدید متاثر کرتی ہے۔ کینز کے مطابق مہنگائی معاشی عدم توازن کی علامت ہے [5]

آمدن کی غیر مساوی تقسیم: آمدن کی غیر منصفانہ تقسیم معاشرے میں طبقاتی فرق کو جنم دیتی ہے۔ دولت کا چند ہاتھوں میں مرتکز ہونا سماجی انصاف کے اصولوں کے خلاف ہے اور معاشی بدامنی کا سبب بنتا ہے۔ [6]

وسائل کا غلط استعمال: بدانتظامی، کرپشن اور ناقص منصوبہ بندی قدرتی و مالی وسائل کے ضیاع کا باعث بنتی ہے۔

صنعتی و زرعی کمزوری: پیداواری لاگت میں اضافہ، توانائی بحران، اور جدید ٹیکنالوجی کی کمی پیداوار گھٹا دیتی ہے۔

ٹیکس نظام کی خرابیاں: غیر منصفانہ یا غیر مؤثر ٹیکس ڈھانچہ محصولات کم اور معیشت غیر دستاویزی رکھتا ہے۔

قرضوں کا بوجھ: بیرونی اور اندرونی قرضے ترقی پذیر ممالک کی معیشت پر منفی اثر ڈالتے ہیں۔ قرضوں کی ادائیگی میں اضافے سے ترقیاتی اخراجات کم ہو جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں تعلیم، صحت اور فلاحی منصوبے متاثر ہوتے ہیں۔ [7]

فصل دوم : زکواۃ اور اسلامی نقطہ نظر

اسلامی معاشی نظام ایک ہمہ جہت نظام ہے جس کی بنیاد اخلاقی اقدار، سماجی انصاف اور معاشی توازن پر قائم ہے۔ زکواۃ اس نظام کا بنیادی ستون ہے جو نہ صرف عبادت ہے بلکہ ایک مؤثر مالیاتی اور سماجی ادارہ بھی ہے۔ موجودہ سرمایہ دارانہ ٹیکس نظام میں دولت کا ارتکاز اور طبقاتی تفاوت ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے، جبکہ زکواۃ پر مبنی نظام ان خرابیوں کا متبادل فراہم کرتا ہے۔[8] یہ واضح ہوتا ہے کہ معاشی مسائل باہم مربوط ہیں اور ان کا حل منصفانہ معاشی پالیسی، مؤثر ٹیکس نظام، وسائل کی منصفانہ تقسیم اور اخلاقی اقدار کے فروغ سے ہی ممکن ہے۔ اسلامی معاشی اصول، خصوصاً زکواۃ اور سماجی فلاح کا نظام، ان مسائل کے حل میں مؤثر کردار ادا کر سکتا ہے۔[9]

زکواۃ کے لغوی معنی پاک ہونا، نشوونما پانا اور بڑھنا کے ہیں۔[10] جبکہ اصطلاح میں مخصوص مال کا ایک مقررہ حصہ مستحقین کو ادا کرنا زکواۃ کہلاتا ہے۔[11]

قرآن کریم میں بیاسی (82) مقامات پر زکواۃ کی ادائیگی کا تاکیداً حکم آیا ہے۔ اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی بے شمار مقامات پر زکواۃ کی ادائیگی پر زور دیا گیا ہے[12]۔

یہاں پر قرآن کریم کی آیات بینات اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی حدیث مبارکہ سے اس کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا .[13]

"اور نماز قائم کرو اور زکواۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دیتے رہو۔"

اور فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے:

بني الاسلام على خمس، شهادة أن لا اله الا الله وأن محمد رسول الله، واقام الصلاة وايتاءالزكاة والحج وصوم رمضان.[14].

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا، اور زکواۃ ادا کرنا اور حج اور رمضان کے روزے رکھنا۔"

اور فرمایا:

حصنوا أموالكم بالزكاة [15]

"اپنے مال و دولت کو زکواۃ کے ذریعے محفوظ کر لو"

اور زکواۃ ادانہ کرنے والوں کے بارے فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.[16]

" اور جو لوگ اس (مال و دولت) میں سے دینے میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کیا ہے وہ ہر گز اس بخل کو اپنے حق میں بہتر خیال نہ کریں، بلکہ یہ ان کے حق میں برا ہے، عنقریب روزِ قیامت اُنہیں (گلے میں) اس مال کا طوق پہنایا جائے گا جس میں وہ بخل کرتے رہے ہوں گے۔"

اور فرمایا نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے:

"اور وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا لیکن اس نے زکواۃ ادانہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال زہریلے گنجے سانپ کی شکل اختیار کرلے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ اس کے گلے کا ہار ہو گا؛ وہ اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑے گا اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔[17]"

درج بالا قرآنی آیات اور احادیث نبویہ ﷺ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ زکواۃ اسلام کا ایک اہم رکن اور فریضہ ہے جو صاحب نصاب پر سال میں ایک بار فرض ہے۔ اور زکواۃ کی ادائیگی کا حکم خود رب عزوجل اور آقائے نامدار سیدنا محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے دیا ہے۔ اور زکواۃ ادانہ کرنے والوں کی مذمت بھی بیان کی گئی ہے۔ زکواۃ ہی وہ اہم فریضہ ہے جس میں ہمارے معاشی مسائل کا حل موجود ہے۔ علاوہ ازیں زکواۃ کے مصارف خود قرآن میں بیان فرمادیے گئے جس سے اس اہم فریضہ کی فضیلت اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

زکواۃ کے مصارف سورۃ التوبہ میں واضح طور پر بیان کیے گئے ہیں، جو اس نظام کو شفاف اور منظم بناتے ہیں۔ وہ یہ ہیں: فقراء، مساکین، عاملین زکواۃ یازکواۃ کا انتظامی اور مالی ادارہ، مؤلفۃ القلوب، الرقاب (غلاموں کی آزادی) الغارمون (مقروض)، فی سبیل اللہ اور ابن السبیل (مسافر)[18]

زکواۃ کی ادائیگی کا سب بہترین طریقہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی رو سے بتائے گئے آٹھ مصارف میں سب سے پہلے اپنے غریب و مستحق رشتہ داروں، پڑوسیوں، اپنے علاقے اور شہر والوں اور بعد میں دوسرے شہر والوں کو زکواۃ دی جائے۔ اور اسی جو لوگ غربت کے باوجود بھی دوسروں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے انہیں تلاش کرکے زکواۃ وصدقات دیے جائیں۔

فصل سوم: زکواۃ پر مبنی ٹیکس نظام اور عدل وانصاف کے قیام میں کردار

زکواۃ کو اگر ریاستی سطح پر منظم کردیا جائے تو یہ ایک مکمل اسلامی ٹیکس نظام کی صورت اختیار کرسکتی ہے۔ جدید ٹیکس کے برعکس

زکواۃ میں شرح مقرر اور واضح ہے۔ ٹیکس چوری کا امکان کم ہے۔زکواۃ کی وصولی اور تقسیم دونوں اخلاقی و شرعی بنیادوں پر ہوتی ہیں۔اور زکواۃ کی وجہ سے سرمایہ گردش میں آتا ہے،ذخیرہ اندوزی کم ہوتی ہے۔[19]

علاوہ ازیں زکواۃ پر مبنی ٹیکس نظام سے مراد ایسا ریاستی مالیاتی نظام ہے جس میں زکواۃ کو مرکزی ریونیو کے طور پر منظم کیا جائے۔ اور ٹیکس کا بوجھ بنیادی ضروریات پر نہ ڈالا جائے ۔اور دولت اور سرمائے پر عادلانہ شرح لاگو کی جائے۔یہی وجہ ہے کہ یہ نظام انسان کو محض ٹیکس دہندہ نہیں بلکہ معاشرے کا ذمہ دار رکن بناتا ہے۔[20]

عدل وانصاف کے قیام میں کردار

زکواۃ کے اسلامی معاشیات کا بنیادی مقصد اجتماعی عدل کا قیام ہے۔کیونکہ زکواۃ ہی دولت کی گردش کو یقینی بناتی ہے، غربت اور امارت ک فرق کو کم کرتی ہے اور معاشی استحصال کا سدباب کرتی ہے۔اسی وجہ سے زکواۃ کو اسلامی ریاست کے مالیاتی نظام کی ریڑھ کی ہڈی قرار دیا گیا ہے[21]

زکواۃ اور جدید نظام ٹیکس میں فرق:

جدید ٹیکس نظام میں بوجھ غریب طبقے پر زیادہ پڑتا ہے،بالواسطہ ٹیکس (Indirect Taxes) مہنگائی بڑھاتے ہیں اور اخلاقی عنصر کا فقدان ہوتا ہے۔

جبکہ زکوۃ صرف صاحبِ نصاب پر فرض ہے،پیداوار اور سرمایہ کو متحرک کرتی ہے اور سماجی فلاح کو اولین مقصد بناتی ہے[22]

فصل چہارم : معاشی ترقی میں زکواۃ کا کردار اور عوام کا فلاحی اور سماجی تحفظ ۔

جدید معاشی نظریات کے مطابق جب نچلے طبقے کو مالی وسائل فراہم کیے جائیں تو مجموعی طلب میں اضافہ ہوتا ہے۔کیونکہ زکواۃ غریب کو صارف اور پیداوار کنندہ بناتی ہے۔چھوٹے کاروبار کو فروغ دیتی ہے۔اور بیروزگاری اور معاشی جمود کو کم کرتی ہے۔

یوں زکواۃ ایک فعال معاشی محرک (Economic Stimulus) کے طور پر کام کرتی ہے۔

عوام کا فلاحی اور سماجی تحفظ

زکواۃ پر مبنی نظام میں فلاحی پہلو مرکزی حیثیت رکھتا ہے اس کے ذریعے سے تعلیم وصحت کے شعبوں کی سرپرستی کی جاسکتی ہے۔یتیموں،بیواؤں اور معذوروں کی کفالت کا بیڑا اٹھایا جاسکتا ہے نیز قدرتی آفات اور ہنگامی حالات میں فوری امداد کو ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

زکواۃ کا تعلق چونکہ براہِ راست اقتصادیات سے ہے، اس لیے اسلام کے معاشی نظام میں اسے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ زکواۃ محض ایک عبادت نہیں بلکہ ایک ایسا مؤثر معاشی ذریعہ ہے جو فرد اور معاشرے دونوں کی اصلاح کرتا ہے۔ زکواۃ کی ادائیگی کے حکم کے پیچھے کئی حکمتیں پوشیدہ ہیں، جن میں سے چند اہم یہ ہیں:

اوّل: یہ کہ زکواۃ ادا کرنے سے مال پاک ہو جاتا ہے اور اس میں برکت پیدا ہوتی ہے۔

دوم: اس کے ذریعے معاشرے کے غریب، نادار اور محتاج افراد، یعنی فقراء و مساکین، کی مدد ہوتی ہے جس سے ان کی بنیادی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

سوم: زکواۃ انسان کو بخیلی، کنجوسی اور مال کی محبت جیسی بری عادتوں سے بچاتی ہے اور دل میں سخاوت اور ہمدردی کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔

چہارم: مال کی نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا احساس مضبوط ہوتا ہے اور انسان اللہ کی رضا کے قریب ہوتا ہے۔

اسلامی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ زکواۃ کے منظم نظام کے ذریعے پورے معاشرے کو ایک ایسا عادلانہ معاشی نظام اور طرزِ زندگی فراہم کرے جس میں حرام کمائی کے تمام ذرائع بند ہو جائیں اور رزقِ حلال کے مواقع بڑھتے چلے جائیں۔ جب زکواۃ صحیح طریقے سے نافذ ہوتی ہے تو افراد کی کمائی حلال ہوتی ہے، مال آلودگیوں سے پاک رہتا ہے اور معاشرے میں موجود معاشی ناہمواریاں آہستہ آہستہ ختم ہونے لگتی ہیں۔ اس طرح نہ صرف انفرادی زندگی سنورتی ہے بلکہ اجتماعی معاملات بھی درست سمت میں آگے بڑھتے ہیں اور پورا معاشرہ حلال و حرام کی واضح حدود سے آگاہ ہو جاتا ہے۔[23]

خلاصہ:

زکواۃ پر مبنی نظامِ ٹیکس اسلامی معاشی فکر کا ایک جامع اور فلاحی ماڈل ہے جو عدلِ اجتماعی، معاشی توازن اور عوامی بہبود کو یقینی بناتا ہے۔ زکواۃ محض عبادت نہیں بلکہ ایک منظم مالیاتی نظام ہے جس کا مقصد دولت کی پاکیزگی، منصفانہ تقسیم اور معاشی استحکام ہے۔ یہ نظام صرف صاحبِ نصاب افراد پر لاگو ہوتا ہے، اس لیے غریب طبقے پر کوئی اضافی مالی بوجھ نہیں پڑتا۔

زکواۃ دولت کے ارتکاز کو روکتی ہے اور سرمایہ کو معاشرے کے کمزور طبقات تک منتقل کر کے غربت کے خاتمے میں مؤثر کردار ادا کرتی ہے۔ اسلامی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ جب زکواۃ کو ریاستی سطح پر منظم انداز میں نافذ کیا گیا تو معاشرتی فلاح میں نمایاں بہتری آئی۔ جدید ٹیکس نظام کے برعکس، زکواۃ اخلاقی اقدار، سماجی انصاف اور فلاحِ عامہ کو مقدم رکھتی ہے۔

مزید یہ کہ زکواۃ سرمایہ کی گردش کو بڑھا کر معاشی سرگرمی کو تیز کرتی ہے، جس سے کھپت اور سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس طرح زکواۃ پر مبنی نظامِ ٹیکس موجودہ معاشی مسائل جیسے غربت، عدم مساوات اور معاشی جمود کا ایک قابلِ عمل اور پائیدار حل پیش کرتا ہے۔

نتائج و سفارشات:

نتیجہ:

یہ تحقیقی مطالعہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ زکواۃ پر مبنی نظامِ ٹیکس ایک ایسا عادلانہ، اخلاقی اور فلاحی نظام ہے جو جدید معاشی مسائل جیسے غربت، بے روزگاری، مہنگائی اور عدم مساوات کا مؤثر حل پیش کرتا ہے۔ اگر مسلم ریاستیں زکواۃ کو محض مذہبی فریضہ سمجھنے کے بجائے ایک ریاستی مالیاتی نظام کے طور پر نافذ کریں تو معاشی استحکام اور سماجی انصاف کا خواب حقیقت بن سکتا ہے۔ اگر اسے جدید تقاضوں کے مطابق نافذ کیا جائے تو یہ نظام موجودہ معاشی بحرانوں کا مؤثر حل بن سکتا ہے۔

سفارشات:

عصرِ حاضر میں زکواۃ اور ٹیکس کے مؤثر نفاذ کے لیے ضروری ہے کہ:

- ڈیجیٹل رجسٹریشن اور بینکاری میں زکواۃ کا اسلامی نظام متعارف کرایا جائے
- زکواۃ کی ادائیگی کے لیے شفاف احتسابی ادارے کا قیام عمل میں لایا جائے
- فقہی اجتہاد اور جدید قانون سازی کی ذریعے زکواۃ کا اسلامی نظام ٹیکس پر زور دیا جائے۔
- زکواۃ کی ادائیگی کے لیے مال دار طبقے میں شعور کو اجاگر کیا جائے۔

تاکہ زکواۃ محض انفرادی عبادت نہیں بلکہ ریاستی معاشی نظام بن سکے۔

حواشی ومصادر

---

[1]: ٹوڈر، مائیکل، معاشی ترقی کا نظریہ، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2018، ص 12۔

[2]: قانت خلیل اللہ، پاکستان کے معاشی مسائل کا حل نظام زکواۃ، انسٹیٹوٹ آف ریجنل سٹڈی پشاور، پاکستان، 28 فروری 2022ء۔

[3]: World Bank, World Development Report, 2022, p. 45.

[4] World Bank, World Development Report, 2022, p. 45.

[5]: کینزجان مینارڈ The General Theory of Employment, Interest and Money, 193 p. 89

[6]: سینی، امرتیہ، Development as Freedom, Oxford, 1999, p. 56

[7]: IMF, Global Debt Monitor, 2021, p. 30.

[8]: سید ابو الاعلیٰ مودودی، اسلامی معیشت، (لاہور: اسلامی پبلیکیشنز، 2005)، ص 45۔

[9]: صدیقی، محمد نجیب، اسلامی معیشت کے اصول، اسلامی ریسرچ اکیڈمی، 2015، ص 77۔

[10]: ابن منظور الافریقی۔ لسان العرب، دار صادر بیروت، لبنان، ج 14، صفحہ 358

[11]: ابنِ قدامہ، المغنی، جلد 2، (بیروت: دار الفکر)، ص 428۔

[12]: ڈاکٹر، محمد طاہر القادری، سلسلہ تعلیمات اسلام، زکواۃ وصدقات، منہاج القرآن پرنٹرز لاہور، 2013ء، ص 32

[13]: القرآن، 73: 20

[14]: بخاری، جامع الصحیح، محمد بن اسماعیل، دار طوق النجاہ، ط 1، 1422ھ، ج 1، ص 11، حدیث رقم 8

[15]: بیھقی، احمد بن الحسین، ابو بکر البیھقی، شعب الایمان، مکتبہ الرشد للنشر والتوزیع، ریاض، ج 5، ص 184، حدیث رقم 3279

[16]: القرآن۔ 3: 180

[17]: بخاری، جامع الصحیح، محمد بن اسماعیل، دار طوق النجاہ، ط 1، 1422ھ، ج 6، ص 39، حدیث رقم 4565

[18]: ڈاکٹر، محمد طاہر القادری، سلسلہ تعلیمات اسلام، زکواۃ وصدقات، منہاج القرآن پرنٹرز لاہور، 2013ء، ص 63

[19]: Chapra, M. Umer, Islam and the Economic Challenge, Islamic Foundation, 1992, p. 98

[20]: محمد عمر چپرا، اسلام اور معاشی انصاف، 2008، ص 112۔

[21]: مودودی، * اسلامی ریاست *، ص 189۔

[22]: Kahf, Monzer, The Islamic Economy, Plainfield, 2003, p. 65.

[23]: ڈاکٹر، محمد طاہر القادری، سلسلہ تعلیمات اسلام، زکواۃ وصدقات، منہاج القرآن پرنٹرز لاہور، 2013ء، ص37